ویسے توڑوں کی تمثیل میں - (متی ۲۵: ۱۴-۳۰) وہ جس نے سب سے کم پایا - اُسی نے بے وفائی کی - آئے باپ مال کا حصہ جو مجھے پہنچتا ہے مجھ کو دے جب تک باپ زندہ تھا بیٹے کا کچھ حق نہیں + بیٹے کا دل بُرائی کی طرف راغب تھا + پر اس کے باپ کے گھر میں راستی اور نیکی رہتی تھی پس وہ اُس گھر سے نکلنا چاہتا - بلکہ وہ اپنے باپ کے چہرے کو دیکھنے سے اپنی بدی کے سبب سے بے چین ہوتا تھا + ایسے سببوں سے آدمیوں نے خدا کو چھوڑا + باپ نے کیوں بیٹے کو جانے دیا ؟ اس کو زبردستی سے روک رکھنے سے اس کا دل کبھی صاف نہ ہو جاتا + پھر یہ تمثیل ہے + اور اس کی اصلیت کا ذکر خدا کے کلام میں یوں ملتا ہے :
اس واسطے خدا نے ان کے دلوں کی خواہشوں کے مطابق اپنی ناپاکی میں چھوڑ دیا ...... الخ اسی سبب سے خدا نے انکو گندی شہوتوں میں چھوڑ دیا ..... الخ انہوں نے اپنے آپ میں اپنی گمراہی کے لائق بدلا پایا + اور جس طرح انہوں نے خدا کا پہچاننا نہ پسند کیا - اسی طرح خدا نے بھی انکو مردود عقل کے حوالے کر دیا کہ نالائق حرکتیں کریں - (رومیوں ۱: ۲۴-۲۸) + اُس نے مال انہیں بانٹ دیا - وُہ اپنے سورج کو بدوں اور نیکوں دونوں پر چمکاتا ہے " اور راستبازوں اور ناراستوں دونوں پر مینہ برساتا ہے - (متی ۵: ۴۵)

۱۳ - چھوٹا بیٹا اپنا سب کچھ جمع کر کے دور کے ملک کو روانہ ہوا + یہ گنہگار خدا کی خدمت کرنے کا کوئی ارادہ نہیں کرتا + وہ اپنا سب کچھ گناہ کی لذت کیلئے بدچالی میں صرف کریگا + دور کے ملک کو روانہ ہوا - ہم نہ بھولیں کہ وہ شخص جو عیش و عشرت میں رہتا + خدا سے دور ہے - ہر گناہ آدمی کو خدا سے دور کرتا ہے + ۱۴ - وہ محتاج ہونے لگا + ہر ایک جو گناہ کو لذت وار جانکے چاہتا ہے اس کلام کو اپنی آنکھوں کے سامنے نت رکھے + گناہ سے موت اور سڑاہٹ پیدا ہوتیں + ممکن نہیں کہ درستی آسودگی اس سے ملے + یہاں اس محتاجگی کے دو سبب بتائے گئے : (۱) اس آدمی کا سب کچھ خرچ ہوا - بدن خود سوکھ جاتا ہے (۲) کال پڑا - یعنی آگے کو باہر سے بھی نہ ملا + یوحنا نے ان دونوں کا ذکر صاف کیا ہے - " دنیا اور اس کی خواہش دونوں مٹتی جاتی ہیں " + (۱ یوحنا ۲: ۱۷) وہ محتاج ہونے لگا - اس نے اپنے باپ کا گھر چھوڑ کے خوشی کی تلاش کی پر اُسنے دکھ درد پایا - اس نے آزادگی چاہی پر غلامی پائی + ۱۷ - ہوش میں آکے - خدائی ہیکل انسان کا دل ہے - جو آزادگی کو چھوڑ کے خدا کو پایا - سو ہوش میں آنا - جو اس شخص نے گناہ اور نالائقی کا اقرار کیا سو حق تھا + ہمارے لئے صرف یہی رہا کہ ہم خدا کو پھیریں +

(۲۰) تب اُٹھ کے اپنے باپ پاس چلا + یہ توبہ اور ایمان سے بچا - اور یہی راہ ہمارے لئے ہے - توبہ جب حقیقی ہوئی جب اسنے اپنے آپکو حقیر پہچانا اور اپنے گناہ ہونے سے شرمایا + ایمان - جب وہ اپنے باپ کی محبت اور نیکی پر بھروسا رکھکے اُٹھا کہ اس سے ملوں + ایمان کسی عقیدہ کو اقرار کرنا یا نیکی کو چاہنا نہیں ہے - پر خدا کی تعظیم کرنا اس پر بھروسا کرنا اس سے میل پانا - اس کے تابع رہنا ہے +
باپ کی بے بیان محبت و رحم + معلوم ہوتا کہ باپ اسکی انتظاری کرتا تھا - وہ خود ملنے کو دوڑا گلے لگا لیا - اور بہت چوما " کون ہمکو مسیح کی محبت سے جدا کریگا " + (رومیوں ۸: ۳۵-۳۹) اسکی تعریف میں پڑھو) ۲۱ - اُس بیٹے نے نوکر ہونے کی بات کچھ نہ کہا - یا تو باپ نے روکا - یا وہ خود اپنے باپ کی محبت دیکھکے کہنے سے رکا + آگے ایک ایک فقرے پر غور کر کے ہم خدا کی محبت تائب گنہگار کیلئے شکر ادا کرتے - دریافت کریں ہ باپ کی محبت بڑے بیٹے کے لئے + (آیتیں ۲۵-۳۲) اُن دنوں میں ان لوگوں سے - جو چھوٹے بیٹے سے مراد تھے - کم صبر ہوا - آج کا کلیسیا میں شاید انسے جو بڑے بیٹے سے مراد ہے - کم صبر ہوتا + لیکن باپ کی محبت دونو سے ہے - ۳۱ - آئے بیٹا تو سدا میرے پاس ہے - یونانی میں Teknon یعنی آئے بچّے نہ زیادہ پیار کا لفظ - کتنے ہی جو اس بڑے بیٹے کی مانند زندگی بھر خدا کی خدمت کر رہے ہیں - پر اسکی خوشی نہ پائی + انہوں نے اپنا فرض پہچانا - اور اسے کہا - پر دل میں مسیح کی سلامتی یا روح القدس کی خوشی نہیں آئی + بہت سے مفسرین انکو بُرا کہکے تمثیل کو چھوڑتے - اُس باپ نے اس بیٹے سے ایسا نہیں کیا + خدا انسے ایسا نہیں کرتا - وہ انکے اس بھاری غم میں ہم درد ہے - وہ انسے کہتا ہے کہ " سب کچھ جو میرا ہے سو تیرا ہے - تو سدا میرے پاس ہے " تو نے اے عزیز بیٹے اپنا حقیقی حال نہ پہچانا - اگر تو اُسے جانتا - یہ غم اور رنج تیرے دل سے دور رہتا - تو بھی کل کا وارث ہے " خدا کا وارث اور ورثے میں مسیح کا شریک " - اگر اس پیار کرنے والے باپ کی تمثیل میں خوشی اور بھاری امید صرف بیٹے کیلئے ہے - انکے لئے بھی جو بڑے بیٹے کی مانند سدا باپ کے گھر میں رہے - دونوں امید اور خوشی بھاری ہیں " اے صادقو خداوند کے سبب خوش ہو - اور شادمانی کرو " +

چالیسواں سبق

سبت سکول کا پرچہ

۷ - اکتوبر سنہ ۱۹ء

عیسیٰ کا فریسی کے گھر میں کھانے کو بیٹھنا - لوقا ۱۴: ۱ سے ۱۴

آیتیں ۱۲ - ۱۴ حفظ کی جائیں

ایسا ہوا کہ وہ سبت کے دن بزرگ فریسیوں میں سے ایک کے گھر کھانے گیا اور وے اُس کی تاک میں تھے ۲ اور دیکھو کہ ایک شخص اُس کے سامنے تھا جسے جلندھر تھا ۳ یسوع نے جواب میں شریعت کے سکھلانیوالوں اور فریسیوں سے کہا کہ سبت کے دن چنگا کرنا روا ہے یا نہیں ۴ وے چپ رہے تب اُس نے اُسے پکڑ کے چنگا کیا اور چھوڑ دیا ۵ اور جواب میں اُن سے کہا کہ تم میں سے کون ہے کہ اگر اُس کا گدھا یا بیل کوئیں میں گرے وہ ترت سبت کے دن اُس کو نہ نکالے ۶ وے اُس کی ان باتوں کا جواب نہ دے سکے + ۷ اور مہمانوں کو جب دیکھا کہ وے کیونکر صدر جگہیں پسند کرتے ہیں اُن سے ایک تمثیل کہی کہ ۸ - جب کوئی تجھے شادی میں بلاوے سب سے اونچے مت بیٹھ کہ شاید تجھ سے بھی کسی بڑے کو بلایا ہو ۹ اور جس نے تیری اور اُس کی مہمانی کی ہو آکے تجھ سے کہے کہ یہہ اُس کو دے اور شرمندہ ہوکے تجھ کو سب سے نیچے بیٹھنا پڑے ۱۰ بلکہ جب تیری مہمانی ہو سب سے نیچی جگہہ بیٹھ تاکہ جد وہ جس نے تجھ کو بلایا ہے آوے تجھ کو کہے کہ اے دوست آ اونچی جگہہ بیٹھ تب اُنکے سامنے جو تیرے ساتھ کھانے بیٹھے ہیں تیری عزت ہوگی ۱۱ - کیونکہ جو کوئی آپکو بڑا ٹھہراتا ہے چھوٹا کیا جائیگا اور جو اپنے تئیں چھوٹا ٹھہراتا ہے بڑا کیا جائیگا + ۱۲ - اور اُس نے اپنے مہماندار سے کہا کہ جب تو دن کا یا شام کا کھانا طیار کرے تو اپنے دوستوں یا بھائیوں یا رشتہ داروں یا دولتمند پڑوسیوں کو مت بلا تا نہو کہ وے بھی تجھے بلاویں اور تیرا بدلا ہو جائے ۱۳ - بلکہ جب تو ضیافت کرے تو غریبوں لنجوں لنگڑوں اندھوں کو بلا ۱۴ - تب تو مبارک ہوگا کیونکہ اُنکے پاس کچھ نہیں کہ تیرا بدلا دیں پر تجھے راستبازوں کی قیامت میں بدلا دیا جائیگا +

سنہلی آیت - جو کوئی اپنے آپ کو بڑا بناتا ہے چھوٹا کیا جاویگا - اور جو اپنے آپ کو چھوٹا بناتا ہے بڑا کیا جاویگا - لوقا ۱۴: ۱۱ +

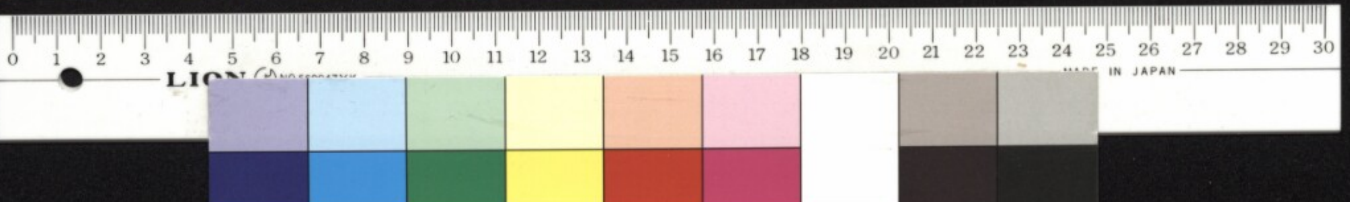
تواریخی سلسلہ - خداوند عیسیٰ مسیح اپنے سفر میں آگے بڑھکے پیریہ کے گاؤں اور قصبوں میں خدا کی بادشاہت کی منادی کر کے یردن کے اس پار آیا - اور عید تجدید میں جو اُس سال دسمبر ۲۰ - ۲۷ - یروشلم میں ہوا - شریک ہوا - اُس موقع پر یہودیوں کے سوال کے جواب میں اُس نے اپنے آپکو مسیح پھر صاف کہا + پس اُنہوں نے پھر اُس کے پکڑنے کی کوشش کی - لیکن وہ ان کے ہاتھوں سے نکل گیا + اور وہ پھر پیریہ میں - یردن کے پار چلا گیا - اور وہاں بہتیرے اس پر ایمان لائے - (یوحنا ۱۰) آگلے سبق میں وہاں کے کاموں کا کچھ ذکر ملتا + اس وقت خداوند عیسیٰ کی زندگی کے صرف کوئی تین مہینے باقی رہے تھے +

تفسیر ۱ - بہتر ترجمہ پھر ایسا ہوا - (یعنی اس سفر پر جو وہ کرتا تھا دیکھو ۱۳ - ۲۲) +

مسیح کا کلام - مجھے آج اور کل اور پرسوں اپنی راہ چلنی ضرور ہے - کیونکہ ممکن نہیں کہ نبی یروشلم کے باہر ہلاک ہو -) کہ جب وہ سبت کے دن فریسیوں کے سرداروں میں سے کسی کے گھر کھانا کھانیکو گیا - سرداروں سے بزرگ یا بڑے عالم مراد ہیں - نہ کہ وے اور فریسیوں پر حکومت کرتے تھے - نقودیمس - گملی ایل وغیرہ - ایسے شخص تھے - یاد کرنا چاہیے کہ یہ عید تجدید کے بعد ہوا - جس میں فریسیوں اور یہودیوں نے عیسیٰ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا - (یوحنا ۱۰) اور خداوند عیسیٰ اپنے انجانی دشمنوں کو ایک بڑے آدمی کے گھر میں کمال فضل سے گیا - اور اُس نے وہاں ہر ایک نیک کام و کلام جس کا موقع ملا - کیا حالانکہ وہ جانتا تھا کہ یہہ لوگ میری جان لینے کو بندش باندھ چکے اور کامیاب بھی ہونگے - سبت کا دن + فریسیوں کا دستور تھا کہ سبت کے روز اپنے دوستوں کو کھانے پر بلائیں - اور عمدہ عمدہ کھانا تیار کرائیں - حالانکہ ان ہی نے سبت کو پاک رکھنے کے ایسے بھاری حکم نکالتے اور لوگوں پر باندھتے تھے - کہ وہ دن نہ آرام اور برکت کا دن پر ایک بوجھ - جس کو برداشت کرنا مشکل

مشن پریس لودیانہ - ایم - وائلی منیجر

ضمیمہ اخبار نور افشاں



تھا ہو گیا تھا +

سبت کو کیسے ماننا چاہئے :- بیشک فریسیوں کے دستوروں اور قاعدوں سے ہمیں کچھ روشنی نہیں ملتی - کہ کس طرح سے سبت کے روز کو ماننا واجب ہے + پر خداوند عیسیٰ مسیح کے کلام و فضل سے ہمیں خدا کی مرضی ظاہر ہوتی + یہہ کلام و فضل گویا اصلی حکم کی تفسیر میں مضمون تو دیسا ہے - کوئی ایک دو بات کو دریافت کر کے نہ جانے کہ کل کو جان لیا - دونو پرانے اور نئے عہدنامے اسکی بابت دریافت کرنے چاہئیں + ذیل کے حوالے دیکھنے چاہئیں :- سبت کے حکم کی بنیاد + پیدا ۲:۲ - خروج ۲۰: ۱۱ - ۲۳: ۱۲ - ۳۱: ۱۲ - ۱۷ - استثناء ۵: ۱۵ - عزرا ۲۰: ۱۲ - سبت خدا کے عہد کا نشان ہے - خروج ۳۱: ۱۳ - عزرا ۲۰: ۱۲ - ۲۰ ماننے کے طریقے اور احکام - خروج ۱۶: ۲۳ - ۲۰: ۹ و ۱۰ - ۳۱: ۱۵ - ۳۴ - ۲۱: ۳۵ - ۱: ۳ - احبار ۱۹: ۳۰ - ۲۳: ۳ - ۲۶: ۲ گنتی ۱۵: ۳۲ - ۳۶ - ۲۸: ۹ - ۱۰ - استثناء ۵: ۱۲ - ۱۴ - نحمیاہ ۹: ۱۴ - ۱۰: ۳۱ - ۱۳: ۱۵ - ۲۲ - یسعیاہ ۵۶: ۲ - ۶ - ۵۸: ۱۳ - یرمیاہ ۱۷: ۱۹ - ۲۷ - حزقی ایل ۴۴: ۲۴ - ۴۶: ۱ - ۳ - عموس ۸: ۵ - متی ۲۸: ۱ - مرقس ۱۶: ۱ لوقا ۲۳: ۵۶ ماننے کے ناجایز طریقے یسعیاہ ۱: ۱۳ عزرا ۲۰: ۱۳ - ۲۴ - ۲۲: ۸ - ۲۶ - ۲۳: ۳۸ - نئے عہدنامے کی تعلیم سبت کے حق میں :- متی ۱۲: ۱ - ۱۳ - مرقس ۲: ۲۳ - ۲۸ - ۳: ۱ - ۵ - لوقا ۶: ۱ - ۱۰ - ۱۳: ۱۰ - ۱۶ - ۱۴: ۱ - ۶ - ۱: ۱۰ - قلسیوں ۲: ۱۶ - سوائے ان کے کئی ایک حوالے ہیں جن سے ظاہر ہے کہ خدا کے گھر کی خدمت اور محنت سبت کے روز کرنی موسوی شریعت کے مطابق اور از کیمبرج کمینین تو دی بائبل کھانا کھانے کو گیا - اس سردار فریسی نے اُسے دعوت دی تھی - (آیت ۱۲) پر اس کی نیت نیک نہیں تھی "اس کی باتیں تیل سے زیادہ ملایم ہیں - پر ننگی تلواریں ہیں" (زبور ۵۵: ۲۱ -) +

۲ - بہتر ہے - اور کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص اس کے سامنے ہے جیسے جالندہر ہے + لوقا ایسا بیان کرتا جیسا لوگوں کے سامنے گذرا جب وے گھر میں گئے - شاید اس فریسی نے اس مریض کو اپنے گھر میں بلایا تھا + اس مریض کی کوئی بدنیت ظاہر نہیں ہوتی ہے وہ بیچارہ صحت بہت چاہتا تھا + وہ مہمانوں میں شامل نہیں تھا (آیت ۴) + (۳) جواب میں - یعنی اُن خیالوں کے جواب میں جو اُن کے دلوں میں بھرے تھے - جو اس کی تاک میں لگے تھے + اس آیت سے معلوم ہوتا ہے - کہ مہمانوں کی جماعت میں کون سے لوگ تھے (۴) وے چپ رہے - یہہ نہیں کہ انہیں شک تھا - وے سب یقین کرتے تھے کہ روا نہیں - پھر اُنھوں نے جواب صاف کیوں نہ دیا ؟ ان کی خاموشی سے ان کی بدنیت ظاہر ہوئی + تب اُس نے اُسے پکڑ کے (یعنے مضبوط ہاتھ سے نہ صرف ہاتھ لگا کر) یہہ چنگا کرنے کا وسیلہ تھا - جیسے اندھے کی آنکھ پر مٹی کا لیپ لگانا) چنگا کیا اور چھوڑ دیا - یعنی اُسے جماعت میں سے رخصت کر دیا + اُس آدمی کے دل میں خدا کا سجدہ اور شکر بھرپور بھرے تھے - یہہ سبت اس کے لئے چھٹکارا اور نجات کا دن ٹھہرا تھا عیسیٰ نے نہیں چاہا کہ یہہ نیک خیالات فریسیوں کی نالایق بحث سے بگڑیں + (۵) حقیقت میں فریسیوں کے قانونوں میں بیل کو گڑھے سے نکالنے کی اجازت تھی - اور مریض کی خدمت بلکہ زخم کو سینچنے کی ممانعت تھی - ایسے بیہودہ ان کے خیالات دین کے معاملہ میں ہو جاتے - جو خدا کے اس اصول والے کلام کو نہیں سمجھے تھے "کہ میں قربانی کو نہیں بلکہ رحم کو چاہتا ہوں" - (۶) وے لاجواب ٹھہرے - لیکن ضد اُن کی زیادہ بھر گئی + آیتیں ۷ - ۱۱ - میز پر بیٹھتے وقت کی گفتگو - (۷) اور مہمانوں کو جب دیکھا سو غیرہ + اب وے میز پر بیٹھنے لگے - اور خداوند عیسیٰ نے دیکھا کہ یہہ دینی اُستاد ہر ایک اپنے اپنے واسطے عزت کی جگہہ چاہتے تھے + تب اُس نے ان کے سے یہہ تمثیل کہی + تمثیل - اس لئے کہلائی کہ عیسیٰ انہیں ایسی فرضی شادی کی ضیافت کے ذکر میں اُس حلیمی کا ذکر کرتا جو آدمیوں سے بھی عزت اور محبت پاتی - اور وہ کتنے زیادہ خدا کے نزدیک مقبول و معزز ٹھہرتے + اس تمثیل میں خاص کر بیان ہوں آیت میں اسماعیل بادشاہت کی طرف اشارا ہے اور اس کی خوشیوں کا وعدہ ہے + آیت ۱۲ - ۱۴ - اب وے سب میز پر بیٹھے تھے + فریسیوں نے ساتھ ہی کے سبت کو خدا کے لوگوں کے لئے ایک ایسا بوجھ کیا تھا جو برداشت سے باہر ہو تو بھی اپنی عجیب کلام پرستی میں ایسی آیتوں کے لحاظ سے جن میں بہت خوشی کا دن کہلاتا ہے - جیسے یسعیاہ ۵۸: ۱۳ - اُنھوں نے یہہ بھی حکم نکالا تھا کہ سبت کے روز ضیافت کرنا بڑا ثواب ہے بلکہ اُنھوں نے یہہ قاعدہ نکالا تھا کہ چاہئے کہ ہر ایک آدمی سبت کے روز کے لئے عمدہ اور لذیذ خوراک تیار کرے - بشرطیکہ سبت ہی کے دن اس کو تیار کرنے کی محنت نہ ہووے - بلکہ اگر غریب آدمی جس سے یہہ نہیں بن سکتا قرض بھی اُٹھا کے سبت کے روز ضیافت کرے

تینتالیسواں سبق — ۲۱ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء

سبت سکول کا پرچہ

مُصرف بیٹے کی تمثیل - لوقا ۱۵ / ۱۱ - ۲۴

آیتیں ۲۰ - ۲۴ حفظ کی جائیں -

۱۱ - پھر اُسنے کہا ایک شخص کے دو بیٹے تھے - ۱۲ اُن میں سے چھوٹے نے باپ سے کہا کہ اے باپ مال کا حصہ جو مجھے پہنچتا ہے مجھے دے اُس نے مال اُنہیں بانٹ دیا - ۱۳ اور تھوڑے دن بعد چھوٹے بیٹے نے سب کچھ جمع کر کے ایک دور کے ملک کا سفر کیا اور وہاں اپنا مال بدچالی میں اُڑا دیا ۱۴ اور جب سب خرچ کر چکا اُس ملک میں بڑا کال پڑا اور وہ محتاج ہونے لگا ۱۵ تب اُس ملک کے ایک رئیس کے یہاں جا لگا اُس نے اُسے اپنے کھیتوں میں سوار چرانے بھیجا ۱۶ - اور اُسے آرزو تھی کہ اُن چھلکوں سے جو سوار کھاتے ہیں اپنا پیٹ بھرے کہ کوئی اُسے نہ دیتا تھا - ۱۷ تب ہوش میں آ کے کہا میرے باپ کے کتنے مزدوروں کو بہت روٹی ہے اور میں بھوکھوں مرتا ہوں ۱۸ - میں اُٹھ کے اپنے باپ پاس جاؤنگا اور اُسے کہونگا کہ اے باپ میں نے آسمان کا اور تیرے حضور گناہ کیا ہے ۱۹ - اور اب اس لائق نہیں کہ پھر تیرا بیٹا کہلاؤں مجھے اپنے مزدوروں میں سے ایک کی مانند بنا - ۲۰ - تب اُٹھ کے اپنے باپ پاس چلا اور وہ ابھی دور تھا کہ اُسکو دیکھ کے اُسکے باپ کو رحم آیا اور دوڑ کے اُسکو گلے لگا لیا اور بہت چوما ۲۱ - بیٹے نے اُسکو کہا کہ اے باپ میں نے آسمان کا اور تیرے حضور گناہ کیا اور اب اس قابل نہیں کہ پھر تیرا بیٹا کہلاؤں ۲۲ باپ نے اپنے نوکروں کو کہا کہ اچھی سے اچھی پوشاک نکال لاؤ اور اُسے پہناؤ اور اُسکے ہاتھ میں انگوٹھی اور پاؤں میں جوتی ۲۳ اور پلے ہوئے بچھڑے کو لا کے ذبح کرو کہ کھائیں اور خوشی منائیں ۲۴ - کیونکہ میرا یہہ بیٹا موا تھا اب جیا ہے کھو گیا تھا اب ملا ہے تب وے خوشی کرنے لگے +

پہلی آیت - میں اُٹھ کے اپنے باپ پاس جاؤنگا - لوقا ۱۵: ۱۸ **وقت اور مقام** وہی جو گزرے اتوار کے سبق کے تھے + **تمثیل کا نام** - یہہ تمثیل "مُصرف بیٹے کی تمثیل" کہلاتی ہے - اور اس نام سے ایسا مشہور ہے کہ اُسے بدلنا محال معلوم ہوتا انگریزی میں بھی اسی مطلب کا نام اُسے دیا گیا + ہم کو لفظوں کی بحث فضول اور بُری لگتی - تاہم ہمیں یقین ہے کہ اس موقع پر ایسی غلطی نام سے بہت ہرج ہوا ہے - بلکہ ان تینوں تمثیلوں کے نام اور ہونے چاہئے تھے + پہلے نا کھوئی بھیڑ ڈھونڈھنے والے گڈریے کی تمثیل کہنا چاہئے - دوسری کو نہ کھوئے ہوئے درہم ڈھونڈھنے والی عورت کی تمثیل - اور تیسری کو نہ مصرف بیٹے پر پیار کرنے والے باپ کی تمثیل کہنا حق ہوتا - میرا مطلب یہہ ہے کہ ایسے ناموں سے ان کے اصلی معنی کھلتے - لیکن ان ناموں سے جو مروج ہیں - اصلی اور خاص مطلب نظر نہیں آتا + مگر ہم اس کو مصرف بیٹے کی کہیں تو پڑھنے میں ایسا معلوم ہوتا - چوبیسویں آیت پر ختم ہوتی - اور کہ باقی قریب آدھا حصہ گویا زبردستی سے اس پر لگایا گیا - تاکہ بڑے بھائی کی کجروی اور بدمزاجی ظاہر ہووے + اور یوں اکثر لوگوں کے پڑھنے میں پہلے حصہ کی نیک تاثیر دوسرے حصہ کو پڑھنے سے گھٹتی ہے - پر اگر ہم اسکو پیار کرنے والے باپ کی تمثیل (The parable of the loving father) کہیں تو کل تمثیل کی یگانگت ظاہر ہوتی - وہ خدا کی محبت ظاہر کرتی - نہ صرف مصرف بیٹے کے لئے پر ان بیٹوں کے لئے بھی جو گھر میں رہے - وہ محبت جیسے ایک کے لئے دوسرے کے لئے عجیب ہے + اگر اس تمثیل کا نام ہوتا - تو ممکن نہ ہوتا کہ ان سبقوں کے مطابق صاحبان اُسے یوں دو حصے کر کے صرف پہلا حصہ سبق میں دیتے + ہم ہمیشہ اس کو نہ مصرف بیٹے کی - پر پیار کرنے والے باپ کی تمثیل جانیں + اور آج ہر ایک کلاس میں کل تمثیل پڑھی جائے +

تفسیر - ۱۲ - چھوٹے نے باپ سے کہا - یہودی شریعت کے مطابق بڑے کو چھوٹے سے دگنا حصہ ملتا تھا +

یاد کرنا ضرور ہے۔ مسیح گنہگاروں کو کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور بچانے کو آیا۔ جیسے گڈریا اپنی کھوئی ہوئی بھیڑ چاہتا اور ڈھونڈنے کو جاتا۔ سو مسیح نے اپنے باپ کے گھر کو چھوڑا کہ برگشتہ اور کھوئے ہوئے گنہگاروں کو ڈھونڈے اور بچائے۔ جیسے وہ عورت اپنی پیسہ کو چاہتی اور ڈھونڈتی۔ سو اُس نے، اس لئے کہ ہم اُسے چاہتے تھے، بلکہ اسلئے کہ اُس نے ہم کو چاہا۔ ہمیں ڈھونڈا۔ جب تک کہ نہیں پایا۔ اور جیسے اُس باپ کی محبت نے اُس کے بیٹے کو گھیرا اور کھینچا۔ سو اُس کی محبت گنہگاروں کو گھیرتی اور کھینچتی ہے۔ اس بات کو یاد کرنا چاہئے۔ بعضوں نے جانا کہ پہلی تمثیل میں بیٹے کا ذکر ہے۔ دوسری میں روح القدس کا تیسری میں خدا باپ کا۔ لیکن ایسی تفسیر صحیح نہیں معلوم ہوتی۔ تو بھی ان دو تفسیروں میں کوئی اصل فرق تو نہیں ہے۔ کیونکہ جاننا چاہئے کہ بائبل کی تعلیم کے مطابق جو کچھ باپ یا بیٹے یا روح القدس کرتی ہے۔ وہ خدا کرتا ہے۔ پاک تثلیث کا کوئی اقنوم علیحدہ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کچھ علیحدہ کر سکتا ہے۔ (۴) اگر ایک کھو جائے۔ اس کلام سے ہم جانتے ہیں کہ خداوند عیسیٰ ایک ایک آدمی کی جان کو کیسی بیش قیمت جانتا ہے۔ ایک ہی گنہگار کو اُس کے گناہوں سے بچانا کیسی قدر کا کام جانتا پھر جبکہ یہہ بات سچ ہے۔ اور ہم کو جو انجیل جانتے۔ موقع ایسے بہتر ہے ملتے۔ ہم سُستی کیسے کریں؟ آگے اِس بات پر یعنی ایک ایک کے بچانے کی قدر پر زور چار دفعہ اس سبق میں دیا جاتا۔ (۵) آسمان میں خدا کے فرشتوں کی اور بہشت میں بیٹھے ہوئے دینداروں کی خوشی کا ذکر ہے۔ کہ جو توبہ کرتا ہے۔ نجات کے کام کا شروع ہی ہے۔ پھر بہشت کے پاک باشندے جب نجات کا کام گناہ سے چھٹکارا اور زندگی میں داخل ہونیکا کام شروع بھی ہوتا ہے۔ بڑی خوشی سے بھرتے۔ راستبازوں سے جو توبہ کی حاجت نہیں رکھتے۔ اُن سے وے لوگ مراد معلوم ہوتے۔ جنہوں نے اخلاقی شریعت بچپن سے مانی اور دین کے رسموں پر ہمیشہ چلے۔ جیسا وہ جوان تھا جو عیسیٰ کے پاس دوڑ کے آیا کہ پوچھے کہ میں کیا کروں کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں۔ جس نے اپنے دل کی سچائی میں کہا کہ ان اخلاقی حکموں کو میں نے لڑکپن سے مانا۔ جس نے عیسیٰ کو دیکھکے پیار کیا۔ (مرقس ۱۰: ۱۷-۲۲) ایسے لوگوں نے ایسے کبیرہ گناہ نہیں کئے۔ جیسے اکثر آدمیوں نے۔ اور اُنکے دل میں شک اُٹھے کہ توبہ کی حاجت نہیں۔ (یہہ سوال اور ہے کہ کیا وے ایسے پاک ہیں۔ کہ وے اپنی ذات سے بہشت میں داخل ہونے لائق ہیں۔ اُسکا جواب اس جوان کے ذکر سے انجیل میں ملتا ہے)۔

(۵) کھوئے ہوئے درہم کی تمثیل۔ واجب نہیں کہ ہم اس تمثیل میں یا پہلے میں ایک ایک شے۔ جیسے گھر دیا جھاڑو۔ اس عورت وغیرہ کے کوئی خاص روحانی معنے نکالیں۔ تمثیلوں کی ایسی تفسیر کرنا حق نہیں ہے۔ اس تمثیل کا مطلب جیسے پہلے کا یہی ہے کہ عیسیٰ جو گنہگاروں کا دوست کہلاتا۔ گنہگاروں کا فکر کیسا کرتا۔ اور کیسی خوشی سے اُنہیں تباہی سے بچاتا۔ ۹ درہم یعنے قریب ایک روپیہ۔ ۱۰ خدا کے فرشتوں کے آگے (سامنے) خوشی ہوتی ہے۔ اس یونانی محاورے کے دو معنے ہو سکتے (۱) کہ خوشی سے خوشی کا سبب یا خوشی کا باعث مراد ہے۔ تب اُس کے یہہ معنے ہیں کہ فرشتے خوش ہوتے۔ (۲) کہ ہم اس خوشی کو خدا کی خوشی جانیں جو خوشی فرشتوں کے سامنے نظر آتی جیسے وہ خدا کے چہرے سے چمکتی ہے۔

سوالات۔ آج کے سبق کا مضمون سناؤ۔ گذرے اتوار کا کیا سبق؟ ان دو سبق کے درمیان عیسیٰ کے شاگرد بننے کے بیان میں برج کی کیا تمثیل ہے؟ لڑائی کی کیا تمثیل ہے؟ نمک کی کیا تمثیل؟ ان تمثیلوں کے معنے بتاؤ۔ آج کے سبق کی سنہلی آیت؟ اس سبق کا کیا موقع ہوا؟ لوگوں نے عیسیٰ پر کیا الزام لگایا؟ کن لوگوں نے؟ عیسیٰ کا کیا جواب؟ ایک اور مرتبہ اُس نے ایسے اعتراض کے جواب میں کونسا مبارک کلام فرمایا؟ بھیڑ کی تمثیل سناؤ؟ عیسیٰ نے یہہ تمثیل کس اعتراض کے جواب میں سنائی؟ پھر اُس کا اصل مطلب کیا ہے؟ اُس گڈریے کے ڈھونڈنے نکالنے سے کیا مراد ہے؟ کونسی ناجائز تفسیر ہے جس سے کنارہ کرنا چاہئے؟ لفظ ایک پر کیسا زور ہوا؟ اُس سے ہم کیا سیکھیں؟ گنہگار کی نجات سے کن کن کی خوشی کا ذکر ہے؟ صرف توبہ کا نام لینے سے ہم کیا دیکھتے؟ ان راستبازوں سے کیا مراد؟ کھوئے ہوئے درہم کی تمثیل سناؤ۔ کونسی ناجائز تفسیر سے کنارہ کرنا چاہیے؟ اِس تمثیل سے ہم اُس کے حق میں جو گنہگاروں کا دوست کہلاتا ہے کیا سیکھتے؟

عظیم ضیافت کی تمثیل لوقا ۱۴: ۱۵-۲۴

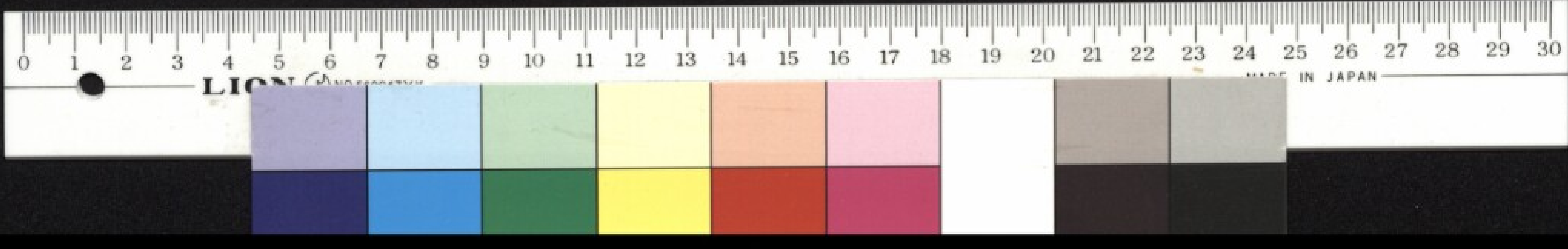
آیتیں ۲۱-۲۴ حفظ کی جائیں۔

۱۵- اور ایک نے اُن میں سے جو کھانے بیٹھے تھے یہہ سن کے اُس سے کہا مبارک وہ جو خدا کی بادشاہت میں روٹی کھائیگا۔
۱۶- اور اُس نے اُسے کہا کہ ایک شخص نے شام کا بڑا کھانا تیار کرکے بہتوں کو بلایا ۱۷- اور کھانے کے وقت اپنے نوکر کو بھیجا کہ مہمانوں کو کہے کہ آؤ اب سب کچھ تیار ہے ۱۸- اس پر سبھوں نے ملکر عذر کرنا شروع کیا۔ پہلے نے اُسے کہا کہ میں نے ایک کھیت خریدا ہے ضرور ہے کہ جاکے اُسے دیکھوں میں تیری منت کرتا ہوں کہ میری طرف سے عذر کر ۱۹- دوسرے نے کہا میں نے پانچ جوڑی بیل خریدے میں جاتا ہوں کہ اُن کو آزماؤں میں تیری منت کرتا ہوں کہ میرے لئے عذر کر۔ ۲۰- تیسرے نے کہا میں نے بیاہ کیا ہے اس سبب سے نہیں آسکتا ۲۱- پس اُس نوکر نے آکے اپنے خداوند کو ان باتوں کی خبر دی تب گھر کے مالک نے غصہ ہوکے اپنے نوکر سے کہا جلد شہر کے بازاروں اور گلیوں میں جا اور غریبوں اور لنجوں اور لنگڑوں اور اندھوں کو یہاں لا ۲۲ نوکر نے کہا کہ اے خداوند جیسا تو نے فرمایا ہوا تو بھی جگہ ہے ۲۳ خداوند نے اُس نوکر سے کہا کہ راہوں اور کھیت کے ڈانڈوں کی طرف جا اور جس طرح بنے لوگوں کو لا کہ میرا گھر بھر جائے ۲۴- کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ کوئی شخص اُن میں سے جو بلائے گئے میرا کھانا نہ چکھے گا۔

سنہلی آیت۔ آؤ اب سب کچھ تیار ہے۔ لوقا ۱۴: ۱۷

مضمون کا سلسلہ۔ خداوند عیسیٰ اس فریسی کی میز پر دینی سرداروں اور معلموں کی شان والی جماعت بیٹھا تھا۔ جس کے ذکر کا شروع ہم نے گذرے اتوار پڑھا۔ اُس نے اُس سردار فریسی سے حقیقی مہمان نوازی کے حق میں کہا تھا۔ کہ جب تو ضیافت کرے تو غریبوں۔ لنجوں۔ لنگڑوں۔ اندھوں کو بلا۔ تو تجھ پر برکت ہوگی۔ کیونکہ ان کے پاس تجھے بدلہ دینے کو کچھ نہیں۔ مگر تجھے راستبازوں کی قیامت میں بدلہ ملیگا۔ اس موقعہ پر کیا اس جماعت میں سے جو فریسی یا شریعت سکھلانیوالا حاضر رہا۔ بول اٹھا کہ مبارک ہے وہ جو خدا کی بادشاہت (یعنی مسیحانہ بادشاہت جسکی انتظاری وے سب کرتے تھے) میں کھانا کھائیگا۔ اُسکا کلام حق تو تھا۔ حقیقت میں مبارک وہ آدمی ہے جو ادنی سے ادنی جگہہ تک پائے اس عظیم و پاک خوشی میں شریک ہوگا۔ پر خداوند عیسیٰ کے دل میں اس کلام سے کیسے خیال پیدا ہوئے؟ کیا اُس نے یہہ جواب دیا کہ تو نے خوب کہا؟ کیا اُس نے ایسی آرزو کو حقیقی دینداری کا نشان جانا؟ مطلق نہیں بہت لوگ دوزخ کے دکھ سے بچنا اور بہشت کے سکھ میں شریک ہونا چاہتے ہیں۔ اس میں کوئی خوبی نہیں۔ یہہ صرف خودغرضی ہے۔ بلکہ وہی لوگ جو سب اس کلام میں متفق تھے۔ خدا کے مسیح کو۔ جو اُس آسمانی بادشاہت قایم کرنے کو دنیا میں آیا تھا۔ رد کرتے تھے اور اُسے برباد کرنے کو اُسکی تاک میں لگے تھے۔ تب اُس نے اپنے خیالات تمثیل کی صورت میں بتائے۔ کہ وے اپنی دینداری کو جھوٹی پہچانتے جائیں۔ بہشت کا سُکھ چاہنا اور بات ہے گناہوں سے چھٹکارا پاکر کی خدا کی محبت اور اُس کے دیدار کو چاہنا اور بات ہے۔

تفسیر۔ ۱۵- جو خدا کی بادشاہت میں روٹی کھائیگا۔ یہودی معلم آسمان کی بادشاہت کی خوشیوں کے بیان میں بڑی ضیافت کا ذکر کرتے تھے جس میں یہودی دیندار ابراہیم۔ اضحاق۔ یعقوب اور سب نبیوں کے ساتھ بڑی خوشی سے بیٹھینگے۔ چاہئے کہ ہم نہ جسمانی خوشیوں کا خیال وہاں کے حق میں کریں۔ اور تو بھی ان کو روحانی معنے سے



اُنکی حقیقت میں خلل نہ ڈالیں۔ ۱۶ یہہ تمثیل اُس سے جو متی ۲۲ میں ملتی ہی یعنے شاہزادے کی شادی کی تمثیل سے علیحدہ ہے + اُن میں بہت کچھ موافقت تو ہی۔ لیکن بہت فرق بھی ہے۔ ان کے موقع میں بھی اور نصیحت میں بھی بہت فرق ہی وہاں ہم سرکشوں کی آنے والی تباہی سیکھتے یہاں ہم دیکھتے کہ وے جو دنیا کے کاروبار کی بڑی قدر کرتے اور خدا کی بلاہٹ کو ناچیز جانتے۔ آخر کار خدا کی بادشاہت کی خوشی سے محروم رہینگے +

(۱۸-۲۰) عذر کرنا شروع کیا۔ جیسا کہ خدا نے اپنے عظیم فضل سے گناہ گاروں کی نجات کا کام۔ اور اُنکے لئے اپنی مبارک بادشاہت میں دخل تیار کیا جب سب کچھ تیار ہے۔ تب گناہ گاروں کی بگڑی ذات انسانی ظاہر ہوئی۔ جیسی پہلے نہ ہو سکی۔ کہ اُنھوں نے عذر کرنا شروع کیا + جب تک بہشت کا دروازہ بند معلوم ہوا۔ بہت سے طرح طرح کی کوشش خوف کے مارے کرتے تھے۔ پر جب وہ دروازہ کُھلا نظر آیا۔ اور بہتیری پاک خوشیاں کشف ہوئیں تب لوگوں نے منہہ موڑا۔ سکتا اپنی قے کی طرف رجوع کرتا ہے اور نہلائی ہوئی سؤرنی دلدل میں لوٹنے کی طرف +

(۲۱-۲۴) غصہ ہو کے۔ خدا کا قہر اُن پر جو اپنے کاروبار کی بڑی قدر کرکے۔ اُس کے کلام کو حقیر جانتے۔ ضرور تھا + شہر کے بازاروں وغیرہ + یہودیوں کے دینی سرداروں نے مسیح کو رد کیا تھا + اب دعوت اُنکو دیگئی جنہیں یہہ دینی سردار گنہگار اور محصول لینے والے کہتے تھے + اور بہت سے ان میں سے شکر کرکے داخل ہوئے۔

۲۲ نوکر نے کہا۔ یعنے اُس حکم کو تعمیل کرنے کے بعد۔ تو بھی جگہہ ہے۔ ممکن نہیں کہ صرف کسی ایک قوم کے لئے خدا کے گھر میں جگہہ ہو + ۲۳- دیکھو مکاشفات ۷ : ۹ اُس کے بعد جب میں نے نظر کی تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ہر ایک قوم اور فرقے اور اُمت اور اہل زبان کی ایک ایسی بڑی بھیڑ جسے کوئی شمار نہیں کر سکتا۔ سفید جامے پہنے اور کھجور کی ڈالیاں اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے۔ تخت اور برے کے آگے کھڑی ہے۔ اور بڑی آواز سے چلا چلا کر کہتی ہے۔ کہ نجات ہمارے خدا کی طرف سے ہے۔ جو تخت پر بیٹھا ہے۔ اور برے کی طرف سے + راہوں اور کھیتوں کے دور کی طرف جا + اُس نے (یعنے مسیح نے) آکر تم کو جو دور تھے۔ اور اُنھیں جو نزدیک تھے دونوں صلح کی خوش خبری دی" (افسیوں ۲ : ۱۷) ۲۴- یہہ اُسی گھر کے مالک کا کلام ہے + فائدے + ہم اپنے تجربہ سے اور خدا کے کلام سے جانتے ہیں کہ گناہ یعنے بدفعل آدمیوں کو خدا کی بادشاہت سے باہر روکتے ہیں + کہیں آج ہم پڑھتے کہ وے جن کے اعمال نیک نظر آتے کیسے برباد بھی ہوتے۔ یعنے اُنکا بیان ہے جو دنیا کے مال و عزت۔ کیا زیادہ کیا کم حاصل تو کر چکے۔ وے اپنے پڑوسیوں کے درمیان عزت دار ہیں بلکہ دیندار اور شاید کلیسیا میں افسر ہیں + پھر اُنکے دل دنیا کی چیزوں پر زیادہ اور زیادہ لگتے جاتے اور وے خدا کی چیزوں کی بابت نیک باتیں کرتے۔ پر دنیاوی خواہش دلوں پر غالب ہے۔ وے حقیقت میں خدا کے کلام کو ناچیز جانتے۔ اُنکا انجام کیا ہی خوفناک ہے + پھر وے نظر آتے جو محنت میں لگے ہیں۔ وے مال یا عزت حاصل کرنے کے نہایت آرزومند ہیں۔ اور یہہ خواہش ایسی بڑھ جاتی کہ روحانی خوبیوں کی خواہش سوکھتی جاتی + اور وے بھی خدائی بلاہٹ کو ماننے سے عذر کرتے + تیسرے وے لوگ نظر آتے جو اپنے گھر اپنے آرام اپنے بال بچوں کی ترقی اپنی خوشیوں کو سب سے زیادہ جانتے + یہہ بھی پڑوسیوں کے نزدیک دیندار ٹھہرے۔ لیکن حقیقت میں اُنکے دل ان خواہشوں سے بھر کے خدا کی بلاہٹ سے ہٹ گئے ہیں + اور وے اُس کی بلاہٹ کی پروا نہیں کرتے + وے بھی خدا کی بادشاہت سے جس کا ذکر وے زندگی بھر سنتے تھے محروم رہینگے + افسوس۔ افسوس۔ یہہ سلسلہ وار عیسیٰ کے کلام کی تفسیر ہے۔ دولت کا فریب اور دنیا کا فکر اور اور چیزوں کا لالچ داخل ہو کر کلام کو دبا دیتے ہیں +

سوالات + آج کے سبق کا مضمون بتاؤ۔ سنہلی آیت اس سبق کا کیا تعلق گزرے اتوار کے سبق سے ہے؟ ایک آدمی کیا بولا؟ جو کہا گیا کریں۔ ؟ پھر اُنمیں کیا نقص؟ کن دو باتوں میں امتیاز کرنا چاہیئے۔ ؟ عیسیٰ کے کیسے خیال معلوم ہوتے؟ اسکی تمثیل سناؤ۔ خدا کی بادشاہت میں روٹی کھانے سے کیا مطلب؟ متی ۲۲ میں جو تمثیل

سنڈے سکول کا پرچہ

بھیڑ اور درہم کی تمثیل لوقا ۱۵ : ۱-۱۰

آیتیں ۷ حفظ کیجائیں

تب سب محصول لینے والے اور گنہگار اُس کے نزدیک آتے تھے کہ اُس کی سُنیں ۲ اور فریسی اور فقیہہ کڑکڑا کے کہتے تھے کہ یہہ شخص گنہگاروں کو قبول کرتا ہے اور اُن کے ساتھ کھاتا ہے + ۳ تب اُس نے اُن سے یہہ تمثیل کہی کہ ۴۔ تم میں سے کون ہے جس کے پاس سو بھیڑیں ہوں اگر اُن میں سے ایک کھو جائے اُن ننانوے کو بیابان میں نہ چھوڑے اور اُس کھوئی ہوئی کو جب تک نہ پاوے ڈھونڈھا نہ کرے ۵۔ اور پا کے خوشی سے اپنے کاندھے پر اُٹھا نہ لے ۶۔ اور گھر میں جا کے دوستوں اور پڑوسیوں کو بُلا کے نہ کہے کہ میرے ساتھ خوشی کرو کیونکہ میں نے اپنی کھوئی ہوئی بھیڑ پائی ۷ میں تم سے کہتا ہوں کہ اسی طور آسمان میں ایک گنہگار کے واسطے جو توبہ کرتا ہے ننانوے راستبازوں سے جو توبہ کی حاجت نہیں رکھتے زیادہ خوشی ہوگی + ۸۔ یا کون عورت ہے جس پاس دس درہم ہوں اگر ایک کھو جائے چراغ بال کے گھر کو نہ جھاڑے اور جب تک نہ پاوے کوشش سے ڈھونڈھا نہ کرے ۹۔ اور جب پاوے دوستوں اور پڑوسیوں کو بُلا کے نہ کہے کہ میرے ساتھ خوشی کرو کہ میں نے اپنا کھویا ہوا درہم پایا ۱۰۔ میں تمہیں کہتا ہوں کہ خدا کے فرشتوں کے آگے ایک گنہگار کے لئے جو توبہ کرتا ہے خوشی ہوتی ہے +

سنہلی آیت۔ خدا کے فرشتوں کے سامنے ایک گنہگار کے لئے جو توبہ کرتا ہے خوشی ہوتی ہے۔ لوقا ۱۵ : ۱۰۔

عالمگیر دعا۔ سنڈے سکول کے لئے آج کا دن اور کل اکتوبر ۲۱ اور ۲۲ کمیٹی کی طرف سے ٹھہرائے گئے کہ کل دنیا کے چوگرد سنڈے اسکولوں کے لئے خاص دعائیں ہوویں + ہم بھی خدا کے بے شمار بندوں سے متفق ہو کے اُن خاص دعاؤں میں لگے رہیں + ہم اُس بڑے کام کو جو سنڈے اسکولوں کے وسیلہ سے بن گیا ہے یاد کریں۔ اور خدا کی وفاداری اور محبت یاد کریں اور دعا کامل امید اور ایمان کے ساتھ کریں + کوئی ایسا انتظام اچھا ہوگا کہ (۱) اتوار کے روز پادری صاحبان اس مضمون کو وعظ میں پیش کریں۔ کہ کل کلیسیا کے شرکا کے اس دعا میں ایک دل سے لگیں (۲) کہ سب لوگ اپنی اپنی تنہائی اور خانگی دعاؤں میں ان دونوں دن ایسی دعائیں کریں۔ (۳) کہ سنڈے سکول میں سبق اور تعلیم کا وقت کچھ کم کیا جائے۔ اور زیادہ وقت ایسی دعاؤں میں صرف کیا جائے۔ (۴) کہ ہر کی صبح کو سب ٹیچر اپنے اپنے شاگردوں کو از سر نو خدا کے حضور نام لیکے یاد کریں۔ (۵) کہ پیر کو یا کسی اور دن اس ہفتے میں ٹیچروں کا جلسہ خاص دعا اور شکر کے لئے ہووے۔ (۶) کہ ہر ایک ٹیچر تنہائی میں اور اوروں سے صلاح کر کے سوچ اور دریافت کرے کہ میں اپنی بھاری جوابدہی اور کام کس طرح سے کروں + آج کے سبق کا وقت اور مقام ضلع پیریہ۔ عیسیٰ کی زندگی کے آخری تین مہینوں کے اندر۔ گنہگاروں کا عیسیٰ کے پاس اُس سے پہلے بھی آنا۔ دیکھو مرقس ۲ : ۱۵) لوقا ۷ : ۳۷ +

تفسیر۔ محصول لینے والے آج یہہ عزت کا عہدہ ہے۔ پر یہودیوں کے درمیان ان دنوں میں وہ بے نہایت حقیر تھا۔ اس لئے کہ وے رومیوں کے لئے یہودیوں سے تحصیل لیتے تھے۔ اور گنہگار یعنے وے جو بداخلاق تھے + حقیر اور بداخلاق لوگ اُس کے پاس آتے تھے اور اُس کے کلام سے توبہ امید اور پاکیزگی پاتے تھے + اس سے پہلے گلیل میں عیسیٰ نے یہہ مبارک اور بے شمار گنہگاروں کے لئے تسلی بخش کلام کہا تھا کہ تندرستوں کو حکیم درکار نہیں بلکہ بیماروں کو میں راستبازوں کو نہیں بلکہ گنہگاروں کو توبہ کے لئے بلانے آیا ہوں + ۲ یہہ شخص گنہگاروں کو قبول کرتا ہے۔ فریسیوں نے گھمنڈ سے یہہ الزام لگایا۔ عیسیٰ نے ان کے کلام کو حق مانا۔ اور آگے تین تمثیلوں سے اسکا بھید ظاہر کیا + اس بات کو کل باب پڑھنے میں

